السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام کا خلافِ ترتیب قرآن پڑھنا تقدیم وتاخیر سے درست ہے یا نہیں؟ اور فرض نمازوں میں کبھی ایک مرتبہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثناء سورتوں سے متفرق رکوعات کا پڑھنا ثابت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو آج کل پوری سورتیں نہ پڑھنا اور صرف درمیان سورۃ سے یا اول آخر سورۃ سے پڑھنا بدعت ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کا موجودہ ترتیب قرآنی کے خلاف تقدیم وتاخیر سے پڑھنا یا اثناء سورتوں سے متفرق رکوعات کا پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ ملاحظہ بخاری جلد اول صفحہ 106،107

«باب الجمع بین السورتین فی رکعة بالخواتیم وبسورة قبل سورة وباول سورة»

یعنی امام بخاری نے باب باندھا ہے کہ وہ سورتیں ایک رکعت میں یا سورتوں کے اخیر کی آیتیں یا موجودہ ترتیب کے خلاف سورتوں کا پڑھنا یا سورتوں کی پہلی آیتوں کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

اب اس کے دلائل سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جائزہ ملاحظہ ہو:

«عن انس رضی اللہ عنہ کان رجل من الانصار کان یومهم فی مسجد قباء الحدیث»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مسجد قباء میں امامت کرواتا سورۃ فاتحہ کے بعد پہلے قل ہواللہ احد پڑھتا بعد کوئی سورۃ ملاتا۔ اس پر اس کی قوم ناراض ہو کر اسے کہنے لگی تم قل ہواللہ احد پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ایک اور سورۃ ملاتے ہو یہ ٹھیک نہیں۔ یا تو صرف قل ہواللہ احد پڑھا کرو یا قل ہواللہ احد پڑھنا چھوڑ دو۔ کوئی دوسری سورۃ پڑھا کرو۔ امام نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے۔ تمہاری مرضی ہو امامت کراؤں ورنہ چھوڑ دوں۔ قوم مجبور تھی کیونکہ ان میں افضل یہی تھا۔ جب اس قوم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو لوگوں نے اپنے امام کی حالت بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے مقتدیوں کی بات کیوں نہیں سنتا اور تو نے ہر رکعت میں اس سورۃ کو اپنے اوپر کیوں لازم کر لیا ہے۔ جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سورۃ کو دوست رکھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری یہ دوستی تجھ کو جنت میں لیجائے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت اباوائل قال جاء رجل الی ابن مسعود فقال قرأت المفصل اللیلة فی رکعة فقال ہذا کہذا الشعر عرفت النظائر التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینہن فذکر عشرین سورة من المفصل سورتین فی کل رکعة»

حدیث بیان کی آدم شعبہ سے۔ اس نے عمرو بن مرہ سے کہا۔ عمرو بن مرہ نے سنا میں نے ابا وائل سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں نے آج کی رات ایک رکعت میں مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پڑھنا تیرا جلدی جلدی مثل شعر گوئی کے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفصل کی دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے اور میں ان سورتوں کو جانتا ہوں۔

سورتوں کی تعیین ابوداؤد جلد اول ص 414 مجتبائی میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

«عن علقمة والاسود قالا اتی ابن مسعود رجل فقال انی اقرأ المفصل فی رکعة فقال ہذا کہذا الشعر ونثرا کنثر الدقل لکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ النظائر سورتین فی رکعة والنجم والرحمان فی رکعة واقتربت والحاقة فی رکعة والطور والذریات فی رکعة واذا وقعت والنون فی رکعة وسأل سائل والنازعات فی رکعة وویل للمطففین وعبس فی رکعة والمدثر والمزمل فی رکعة وہل اتی ولا اقسم بیوم القیامة فی رکعة وعم یتساءلون والمرسلات فی رکعة والدخان واذا الشمس کورت فی رکعة قال ابوداؤد وہذا فی تالیف ابن مسعود رضی اللہ عنہ»

یعنی علقمہ اور اسود فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ میں ایک رکعت میں مفصل پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مثل شعر گوئی کے ہے۔ اور مثل گرنے ردی سوکھی کھجوروں کے ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سورتیں مقدار میں برابر کی ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ سورۃ النجم ورحمٰن ایک رکعت میں۔ سورۃ اقتربت والحاقہ ایک رکعت میں۔ طور والذاریات ایک رکعت میں۔ واقعہ و نون ایک رکعت میں۔ سأل سائل والنازعات ایک رکعت میں۔ مطففین وعبس ایک رکعت میں۔ مدثر ومزمل ایک رکعت میں۔ وہل اتی ولا اقسم بیوم القیامۃ ایک رکعت میں۔ وعم یتساءلون ومرسلات ایک رکعت میں۔ دخان اور اذا الشمس ایک رکعت میں۔

کہا ابوداؤد نے یہ عبداللہ بن مسعود کے مصحف کی بنا پر ہے۔

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ دو سورتوں کا جمع کرنا ایک رکعت میں دوسرا یہ کہ موجود ترتیب قرآنی کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا ثابت ہوا کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی طرح اپنے مصحف میں جمع کر دیا۔

نمبر 2 کی دلیل یعنی نماز میں سورتوں کے اخیر پڑھنے کا ثبوت

«وقال قتادہ فیمن یقرأ بسورۃ واحدۃ فی رکعتین اویردد سورۃ واحدۃ فی رکعتین کل کتاب اللہ عزوجل»

یعنی قتادہ نے کہا کہ جو شخص ایک سورۃ دور کعتوں میں پڑھے یا ہر رکعت میں وہی سورت پڑھے (جائز ہے) کیونکہ ہر ایک سورۃ میں کتاب اللہ ہی کا پڑھنا ہے۔ وجہ استدلال یوں ہے کہ جب ایک سورۃ کو دو رکعتوں میں آدھا آدھا کرکے پڑھے گا تو لامحالہ اخیر کی رکعت میں سورۃ کا اخیر ہوگا۔ جب ایک رکعت میں ایک سورۃ کا اخیر جائز ہوگا تو دونوں رکعتوں میں دو سورتوں کے اخیر کی آیتیں یعنی قرأت بالخواتیم کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس سورۃ میں بھی کتاب اللہ کا ہی پڑھنا ہوتا ہے جو عین مقصود شارع ہے۔ یعنی نماز میں قرآن کا پڑھنا۔ نیز مسلم جلد اول ص 271 میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اخیر بقرہ کی دو آیتیں رات کو پڑھے گا۔ اس کو رات کی عبادت کےلیے کافی ہیں۔ یہ حدیث عام ہے۔ غیر نماز دونوں کو شامل ہے۔

نمبر 3 کی دلیل یعنی موجودہ ترتیب کے خلاف تقدیم وتاخیر کرنا سورتوں کا نماز میں جائز ہے۔

«قرأ الاحنف بالکہف فی الاول وفی الثانیۃ بیوسف اویونس وذکرانہ صلی مع عمر الصبح بہما»

یعنی احنف بن قیس نے پہلی رکعتوں میں سورۃ کہف اور دوسری میں سورۃ یوسف یا یونس (شک راوی) پڑھی۔ اور ذکر کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح یعنی پہلی رکعت میں سورۃ کہف اور دوسری میں یوسف یا یونس پڑھی لہذا موجودہ ترتیب کے خلاف پڑھنا جائز ہوگیا۔

اس پر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ترتیب نہ تھی اس لیے جائز تھی۔ اب جائز نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عدم جواز کی کیا دلیل ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ عدم جواز کی دلیل نہ تو قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔ اگر قرآن وحدیث میں ترتیب عثمانی کے وجوب کی دلیل اللہ کی طرف سے ہوتو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف نہ کرتے۔ جیساکہ مصحف ابن مسعود میں ہے۔ نہ اجماع سے عدم جواز ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ ترتیب عثمانی پر اجماع نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مصحف نہ ہوتا۔ حالانکہ اب تک ان کا مصحف موجود ہے۔ علاوہ اس کے تقدیم وتاخیر کی وجہ سے کتاب اللہ سے خارج نہیں ہوسکتا۔ جب کتاب اللہ ہے تو جائز ہے۔ یہی مقصود شارع ہے یعنی نماز میں قرآن کا پڑھنا۔

نمبر 4 کی دلیل یعنی رکعتوں میں سورتوں کی پہلی آیتوں کا پڑھنا:

ن عبداللہ ابن السائب قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون فی الصبح حتی اذا جاء ذکر موسیٰ وہارون اوذکر عیسیٰ اخذتہ سعلۃ فرکع وقرأ عمر فی الرکعۃ الاولی بمائۃ وعشرین من البقرۃ وفی الثانیۃ بسورۃ من الثانی وقرأ ابن مسعود باربعین آیۃ من الانفال وفی الثانیۃ بسورۃ من المفصل۔»

یعنی عبداللہ بن السائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ مومنون پڑھی جب آپ آیت ثم ارسلنا موسیٰ اخاہ ہارون یا آیت وجعلنا ابن مریم وامہ پر پہنچے تو آپ کو کھانسی شروع ہوگئی پس رکوع کیا۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں انفال کی چالیس آیتیں اور دوسری میں مفصل کی ایک سورۃ پڑھی۔ ان دونوں حدیثوں سے نماز میں اوائل سورتوں کا پڑھنا ثابت ہوگیا۔ وجہ استدلال یوں ہے کہ جب پہلی رکعت میں اوائل سورتوں کا پڑھنا ثابت ہوگیا تو دوسری میں اختیار ہے خواہ بقیہ کو پڑھے یا کسی اور سورت کا پہلا حصہ پڑھے یا اخیر کا حصہ پڑھے۔ بہر صورت مقصود کتاب اللہ کا پڑھنا ہے جو مقصود شارع کا ہے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، قراءت کا بیان، ج2ص142

محدث فتویٰ